نوحہ

یا غازیؑ علمدار یا غازیؑ علمدار یا غازیؑ علمدار
عباسؑ کی حیاء کا قصہ وفا سنائے
بہنوں کے سامنے وہ رہتے نظر جھکائے

لیتے نہ سیدہؑ کا وہ نام احتراماً
ماں نے ادب کے ایسے اُن کو سبق پڑھائے

عظمت تھی بیبیوں کی اُن کی نظر میں اتنی
چاہتے تھے اُن کا سایہ کوئی نہ دیکھ پائے

وہ بنت مرتضیٰؑ کے یوں سامنے تھے آتے
آقا کے آگے کوئی جیسے غلام آئے

سیدہؑ کی بیٹیوں کی حسرت رہی ہمیشہ
ہم کو کبھی تو غازیؑ کہہ کے بہنؑ بلائے

مولاؑ کا ساتھ جیسے عباسؑ نے نبھایا
ممکن نہیں کسی سے ایسے کوئی نبھائے

صفحات کربلا پر تاریخ لکھتے لکھتے
غازیؑ نے اپنے دونوں بازو قلم کرائے

مولاؑ سے وقت آخر عباسؑ نے کہا ہے
کیسے کنیز زادہ بھائی تجھے بلائے

کوئی اس کی تشنگی کا کیا تذکرہ کرے گا
پیاسوں کے نام اپنی جو زندگی لگائے

غازیؑ کے نقش پا تو باقی ہیں علقمہ پر
کوئی یزیدیت کا ہم کو نشان دکھائے